تائید حاصل تھی، عام قارئین کے لیے صرف ان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔}

طبریؒ نے اس روایت کے بعد کہا: ''اور اسی طرح کی خبر صحابہ ﷺ اور تابعینؒ کی ایک جماعت سے روایت ہے۔ ہم نے ان تمام کے ذکر سے کتاب کو طویل کرنا مناسب نہیں سمجھا......'' [جامع البيان فى تفسير القرآن ٢/١٩٢، البقرة ٢١٠]

بعض مؤید احادیث: '' ...ثم يؤذن لى بالشفاعة فأقول: '' أى رب عبادك عبدوك فى أطراف الأرض'' وذلك المقام المحمود. [الفتح٨/٤٠٠ عن عليؓ] ، ''......أخرت الثالث ليوم يرغب الى فيه الخلق حتىٰ ابراهيم ﷺ'' [ابن كثير ٤/١٧٠ عن أبىؓ]، ''انى لأرجو أن أشفع يوم القيامة عدد ما على الأرض من شجرة ومدرة '' [أحمد ٤٣١٨ عن بريدةؓ]، ابن مردويه عن ابن مسعودؓ مرفوعاً: ''يجمع الله الأولين والآخرين لميقات يوم معلوم قياما، شاخصة أبصارهم إلى السماء، ينظرون فصل القضاء، وينزل الله فى ظلل من الغمام من العرش إلى الكرسى.'' وعن ابن عمرؓ: ''يهبط حين يهبط وبينه وبين خلقه سبعون ألف حجاب ......'' وعن ابن عباسؓ: ''يأتى الله يوم القيامة فى ظلل من السحاب قد قطعت طاقات'' [فتح البيان فى مقاصد القرآن للقنوجيؒ ١/٣٢٢]

امام محمد بن علی ابن ابی العز الحنفیؒ (۷۳۱-۷۹۲ھ) نے شفاعت کبریٰ کی حدیث بیان کرتے ہوئے اکثر کتب حدیث میں اس کے فقدان پر تعجب کیا ہے۔ حالانکہ اس کا صحیح حصہ (محل شاہد) امام بخاریؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ جبکہ دلچسپ تفصیلات پر مشتمل مذکورہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ [شرح العقيدة الطحاوية ص ٢٣٢ ح: ٢٠١]

رحمۃ للعالمین ﷺ نے شفاعت عظمیٰ کے ذریعے تمام مخلوقات (عالمین) کو 50,000 سالہ روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے بچانے کی خاطر دنیا میں ہر قسم کی مصیبتیں خندہ پیشانی سے برداشت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لكل نبى دعوة ، فأريد أن أختبئ دعوتى شفاعة لأمتى يوم القيامة.'' [بخارى التوحيد باب ٣١ ، مسلم الإيمان عن أبى هريرةؓ ، اللؤلؤ والمرجان] '' لكل نبى دعوة، قد دعا بها فاستجيب ، فجعلت دعوتى شفاعة لأمتى يوم القيامة.'' [بخارى كتاب الدعوات باب ١، مسلم كتاب الإيمان عن أنسؓ]

صحابہ کرامؓ نے کافروں کے ہر ظلم و ستم پر صبر کر کے اس عظیم ترین مقصد کی تکمیل میں رسالت مآب ﷺ کا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں بھی عقیدہ توحید پر کاربند رہ کر اور ہر اذان کو غور سے سن کر مسنون دعا پڑھتے ہوئے شفاعت نبوی کے لائق بننا چاہیے۔

❀❀❀❀❀

ألا بذكر الله تطمئن القلوب

سہیل فدا متعلم جامعہ تقویۃ الایمان اوڈانوالہ

ذہنی سکون کی تلاش میں بعض لوگ ملک ملک پھرتے ہیں، مگر قلبی سکون سے محروم رہتے ہیں۔ اطمینانِ قلب نماز روزہ کی پابندی کرنے والوں میں سے بھی کم کو ہی میسر آتا ہے، جبکہ وہ ذکر الٰہی کے ظاہری تقاضے پورے کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حب الٰہی کے ساتھ ساتھ اور بہت سی چیزوں کی محبت دلوں میں حسین بتوں کی شکل میں سجائی ہوتی ہیں۔

جیسے ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں، اسی طرح دل میں حب الٰہی اور حب دنیا جمع نہیں رہ سکتیں۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں متصادم ہیں۔

جو میں سربسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ''دنیا و آخرت کی مثال مشرق و مغرب کی سی ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی آدمی مشرق کی طرف سفر کرے گا تو مغرب دور ہوتی جائے گی، اگر مغرب کی جانب سفر کرے گا تو مشرق دور ہو جائے گی۔

ایک صحابی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''ایسا عمل بتائیں کہ اللہ اور بندے سب پیار کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' **ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس** ''[ابن ماجہ]

''دنیا سے بے نیاز ہو جا، اللہ تجھ سے پیار کرے گا۔ لوگوں کی جیبوں اور ہاتھوں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھ، تجھ سے لوگ محبت کریں گے۔'' بس ایک ہی لفظ ہے: ''زاہد بن جا'' اسی کو استغناء کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''الغنی غنی النفس'' استغنا کا مقام دل ہے۔''

عام معاشرے میں زاہد اسے سمجھتے ہیں جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہوں، تارک دنیا ہو، میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوں، کسی گندی کٹیا میں بسیرا ہو، کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرے اور خلوت نشین ہو۔ حالانکہ ارشاد نبوی یہ ہے: ''دل دنیاوی مفادات سے بے نیاز ہو جائے۔''

یہ استغنائے قلب جسے نصیب ہو جائے چاہے امیر ہو یا غریب، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت اس کے دل میں حب الٰہی کا بیج ثمر بار ہوگا۔ اسے جوگ و تصوف کی وضع کردہ عبادت و ریاضت کے مراحل طے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تخم حب الٰہی اس کے دل کی زرخیز زمین کو مالا مال کر دے گا۔ پھر دربار فرعون کی نیرنگیاں

اور دلفریبیاں، فرعون کا جبر وقہر ایسے مؤمن کے ایمان کو، اس کے دلی اطمینان کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتا۔ خواہ اسے سولی پر لٹکانے کا حکم مل جائے، تب برملا کہے گا۔ ﴿فاقض ما أنت قاض﴾ "تو جو کچھ کرنا چاہے کر دے۔" اب ہم کو اللہ کی محبت کے علاوہ کسی کی پروا نہیں۔

اٹھتی نہیں نگاہ کسی اور کی طرف — پابند کر گئی ہے کسی کی نظر مجھے

یہ مقام بلند اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب بندہ مؤمن کے دل سے حب دنیا رخصت ہوتی ہے۔ اب حب الٰہی دل کو اطمینان وسکون سے بھر دیتا ہے۔

اے شیخ بہت اچھی مکتب کی فضا لیکن — بنتی ہے بیابان میں فاروقیؓ و سلمانیؓ

مسلمان تو ہم بھی ہیں۔ میرے بھائیو ذرا جائزہ تو لیں۔

ابھی تر گریباں نہیں آنسوؤں سے — ابھی زندگی مسکرائی نہیں ہے
ابھی ساز دل زخم نا آشنا ہے — محبت ابھی گنگنائی نہیں ہے
ابھی سوز دل شعلہ سامان نہیں ہے — ابھی آگ گھر کو لگائی نہیں ہے

غزوہ تبوک کے چندے میں ساری دولت دے کر دیکھیے کس قدر شانِ استغنا صدیق اکبرؓ کو نصیب ہے۔ ان ہی کے نقش قدم پر چلنے سے دلوں کو سکون میسر ہوگا۔☆ لیکن دور حاضر میں مادہ پرستی نے اکثریت کو دولت کا پجاری بنا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ دلوں کی بے اطمینانی ہے۔ حصول سکون کے لیے بجائے صحت افزا ذکر الٰہی کے نشہ آور چیزیں استعمال ہو رہی ہیں۔ فطری نیند غائب ہونے پر خواب آور دوائیں استعمال کر کے مصنوعی طریقے سے سونے کا سامان ہو رہا ہے۔ بجلی کی تیز روشنیوں نے رات کے ستاروں کی جھلملاہٹ اور چاند کے نظاروں سے محروم کر دیا ہے۔ اور ٹیلیویژن نے "اہل ایمان" کا بھی ٹائم ٹیبل ایسا تلپٹ کیا ہے کہ نمازِ عشاء باجماعت مقدر ہوتی ہے نہ مسنون طریقے سے نماز عشاء کے بعد سونا قسمت میں ہے۔ وقت سحر بیداری کی توفیق کہاں رہی؟!

☆ حضرت صدیقؓ کی مثال زہد وقناعت کی بلندترین چوٹی ہے۔ ان کے برابر شانِ استغناء سکون قلب کے لیے لازم نہیں؛ بلکہ اللہ پاک نے اس معاملے میں بھی اہل اسلام کو اعتدال کی راہ دکھلائی ہے: ﴿ولا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا۝﴾ [الإسراء ٢٩] (عبدالوهاب خان)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من أحب لقاء الله أحب الله لقاء ه ومن كره لقاء الله كره الله لقاء ه" "جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا آرزو مند ہوگا، اللہ کو اس سے ملنے کی چاہت ہوگی۔ جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرے گا، اللہ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرے گا۔"

یہ تجربہ تو دنیا میں عام ہے۔ کسی نے اپنے دوست کا قرض ہی دینا ہو تو ملنے سے حجاب رہتا ہے۔ پھر جب وعدے پر نہ دیا جائے تو شرم محسوس ہوتی ہے۔ دوست کے سامنے جانے سے شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ آدمی ملاقات سے دور رہتا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ کے ساتھ بندے کا معاملہ صاف نہیں تو کس منہ سے سامنے جائے گا۔ بڑی شرم کی بات ہوگی۔

دوسرا شخص جس نے اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی گزاری، نیکیوں کا انبار اور ذخیرہ آخرت میں بھیجا، وہ اللہ کے حقوق کا مقروض ہے نہ کسی بندے کے حقوق کا، صاف صاف معاملہ ہے۔ اس کا دل تو ہر وقت چاہے گا کہ میں خوشی خوشی اپنے رب کے پاس جاملوں۔ اسے کوئی حجاب نہیں، کوئی رکاوٹ نہیں۔ دل کا آئینہ صاف ہے تو شرمساری کس چیز کی! اگر کوئی باپ عامل ہے تو وہ اپنے گھر والوں کو اس کی تلقین کرے۔ اگر کوئی بھائی ہے تو بہن کو، کوئی بہن ہو تو بھائی کو۔ ہر ایک دوسرے کے لیے خیر خواہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذکر الٰہی کی توفیق سے نواز کر قلبی اور ذہنی سکون عطا فرمائے۔ (آمین)

خوبصورتی کا راز

ایک خاتون بڑھاپے کے منازل طے کر رہی تھی مگر اس کا چہرہ ہشاش بشاش تھا۔ دیکھنے سے بالکل معلوم نہیں ہوتا تھا کہ یہ بوڑھی ہے۔ ایک عورت نے اس سے پوچھا: "باجی! آپ کی عمر کافی زیادہ ہے، بڑھاپے کے صحرا میں آپ کا سفر جاری ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ آپ چہرے سے بوڑھی نہیں لگتیں۔ آخر آپ نے ڈیکوریشن کا کون سا نسخہ اپنایا ہے، جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پر بڑھاپے کے آثار دکھائی نہیں دیتے؟!"

اس نے جواب دیا: "بہن میں وہ نسخہ استعمال کرتی ہوں جو مجھے کائنات کے سب سے بڑے معالج نے دیا ہے، جو سب سے بڑا حکیم ہے۔ جس کے استعمال کے بعد بہت ساری انسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ انسانی خواہشات کا لامتناہی سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "اگر ابن آدم کو سونے اور چاندی کی دو وادیاں